AL-MISBAH
RESEARCH JOURNAL

Al-Misbah, **Vol. 3, No. 1**(2023),1-13
https://almisbah.info/

پاکستان کے منتخب مکاتب کا تعارفی جائزہ

INTRODUCTORY REVIEW OF SELECTED MAKATAB OF PAKISTAN

* Ramsha Younas
** Asma Aziz

ABSTRACT

The existence of Maktaba and Madrassa in Islam is the backbone of a Muslim society. The concept of libraries is very old- and since-time immemorial libraries have been helpful in the intellectual and academic development of the society. Maktaba and madrassa raise the knowledge for the protection of religion.There is an introduction of different Maktaba and Madrassa .The aim of the Makatab is to educate the Muslim Ummah about the religion of Islam .Many Makatab and Madrassa have published authentic books about Quran , Hadith, Fiqh,History , Biography , Hajj and Umrah , which contain a wide collection of Islamic teachings . Books are the source of knowledge and wisdom. The story of the evolution of human civilization is not completed without books and libraries. The purpose of providing services to spread awarnessamong the underpriviledege people. The experts of Maktaba and Madrassa are highly qualified and meticously doing the publishing work due to which their publishing network of Islamic books is growing constantly. The objections that are being made on Islam by the western countries should be prevented them and the knowledge of Islam should be kept high."

Keywords: Makatab and Madrassa, Islam, Knowledge, Muslim Ummah, Society.

تاریخی پس منظر

کتب خانوں کا تصور قدیم زمانے سے ہی پایا جاتا ہے کتب خانے معاشرہ کی فکری اور علمی ترقی و نشوونما میں مددگار رہے ہیں۔ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی عہد کی مجموعی ترقی میں علم اور فکر کو جو مقام حاصل رہا ہے وہ کتب علم و حکمت کا مرہون منت ہے اور شعورادراک کی دولت قوموں کو اسی خرانے سے میسر ہوئی ہے۔ کسی بھی قومی معاشرے میں ایک طرف تو امن اور دوستی کی فضا رونما ہوتی ہے۔ جو قوموں کے افراد کے ذہنوں کو تخلیقی اور تعمیری رجحانات دیتی ہے اور وہ تہذیب و تمدن سے آشنا ہو کر اتحاد واتفاق سے زندگی گزارنے کا فن سیکھتے ہیں اور اس طرح متعلقہ معاشرہ پوری طرح پُر سکون اور امن و سلامتی کا گھور بن جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

"اَقرَا باِسمِكَ رَبِّكَ الَّذِى خَلَقَ "[1]

"اپنے رب کے نام سے پڑھ۔"

[*] M.Phil. scholar, Department of Islamic Studies, Government College Women University, Faisalabad.
[**] Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Government College women University, Faisalabad.

ISSN-Online: 2790-8828
ISSN-Print: 2790-881X

انسانی تاریخ شاہد ہے کہ جن اقوام نے ترقی کی منازل طے کی ہیں، انھوں نے ہمیشہ کتب خانوں کی اہمیت کے پیش نظر ان کے انتظام و انصرام کا بھی خصوصی انتظام کیا۔ اسلامی تہذیب و تمدن میں کتب خانوں نے علوم وفنون کی ترویج اور حفاظت میں اہم کردار ادا کیا۔ اسلام کے سنہری ادوار میں مسلمان حکمرانوں نے بغداد، قائرہ، دامشق، کوفہ، بخارا، سمرقند، تیونس اور قرطبہ میں شان دار کتب خانے قائم کئے۔ محمد مکی سبائی کے مطابق کتب خانے مسلم معاشروں کا لازمی حصہ تھے جہاں محققین، نوجوان اور بوڑھے یعنی تمام افراد مطالعہ، تحقیق اور مکالمے کے لیے اکٹھے ہوتے تھے۔[۲] جارج مقدسی کے بقول لوگ ان کتب خانوں کو کتب پڑھنے انھیں بحث و مباحثہ کے لیے استعمال کرتے تھے۔[۳]

کتب خانوں کی ابتداانسانی تہذیب کی ابتدا کے ساتھ ہی گئی رئیس احمد حمدانی لکھتے ہیں:

"کتب خانوں کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی خود انسانی تہذیب کی تاریخ"[۴]

قومی زندگی میں کتب خانوں کو ان کی اصل اہمیت مسلمانوں کے ذریعے ہی حاصل ہوئی ہے۔ برصغیر میں کتب خانوں کے قیام کا آغاز زمانہ قدیم کی تہذیبوں موہنجوداڑو، ہڑپہ، ہڑپہ، رام گڑھ، ٹیکسلا اور نالند جیسے مقامات سے انسانی تحریروں کی دریافت سے ہوتا ہے۔ یہاں کے فرماں روا، سلاطین اور نوابوں نے کتابوں اور ان کی حفاظت کے لیے کتب خانوں کے قیام کو ضروری سمجھا۔ اس سلسلے میں دینی مدارس اور صوفیہ اور بزرگان دین کی کوششوں سے بھی کتب خانوں کے قیام میں بڑی مدد ملی۔ تاہم برصغیر میں کتب خانوں کی جدوجہد کا باقاعدہ آغاز مغلیہ سلطنت کے انحطاط اور برطانوی راج کے ابتدائی ادوار میں عیسائی مذہبی عقائد کی تبلیغ کے لیے قائم اسکول اور کتب خانوں سے ہوا۔[۵] ضرورت اس امر کی ہے کے اسلام دشمن قوتیں جن کا صدیوں سے یہ شیوہ رہا ہے کے وہ اٹھتے بیٹھتے اسلام کو نقصان پہنچاتی ہیں ان کے اعتراضات کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جواب دیا جائے۔

کرم علی شاہ الازہری لکھتے ہیں:

"مستشرقین کی یہ کتابیں بہت خطرناک ثابت ہو سکتی ہیں۔[۶]

غیر مسلم مسلمانوں کی کتابوں کو اپنی جاگیریں گردانتے ہیں اور انہوں نے مسلمانوں کی تحریر کردہ کتابوں سے اپنی وسعت کے مطابق بھرپور فائدہ اٹھایا۔ انسانی تہذیب کے ارتقا کی داستان کتاب اور کتاب خانوں کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔ اس وقت بھی جب انسان کا ذہن کاغذ اور تحریر کے تصور سے ناواقف تھا وہ ریت اور پتھر کی چٹانوں پر آڑھی ترچھی لکیریں کھینچ کر اپنا ما فی الضمیر دوسروں تک پہنچانے کا فن جانتا تھا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ "[۷]

"انسان کو خون کے لوتھرے سے پیدا کیا۔"

"الَّذِی عَلَّمَہ بِالْقَلَمِہ"[۸]

"اس نے قلم کے ساتھ علم سکھایا"

"عَلَّمَ الانسَانَ مَا لَم يَعلَم"[9]

"اور سکھایا انسان کو جو وہ نہیں جانتا تھا"

رفتہ رفتہ وہ اپنے خیالات، نظریات اور کارناموں کو مٹی کی تختیوں اور پیپائیرس (Papyrus) پر منتقل کرنے لگا۔ تحریروں اور دستاویزات کے ان ذخیروں کو جس جگہ محفوظ کیا گیا وہی کتب خانے کی ابتدا تھی۔ اسی طرح پہلے انفرادی یا ذاتی اور بعد میں عوامی کتب خانے ظہور پزیر ہوئے۔ تاریخ کے مطالعے سے یہ پتا چلتا ہے کے کتاب کی ابتدا اس وقت سے ہو چکی تھی۔ جب خالق کائنات نے حضرت آدم کو اپنا نائب چنا اور خلیفہ اول بنا کر زمین پر منتقل کیا۔

ارشاد باری تعالی ہے:

"وَعَلَّمَ ادَمَ الأَسمَاءَ كُلَّهَا"[10]

"اور اللہ نے آدم کو سب چیزوں کے نام سکھائے"

باری تعالیٰ نے اس وقت حضرت آدمؑ کو ان تمام علوم سے روشناس کروادیا تھا جس سے فرشتے بھی پوری طرح بہرور نہیں تھے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

"وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ"[11]

"اور جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا: کیا تو زمین میں کسی ایسے شخص کو (نائب) بنائے گا جو اس میں فساد انگیزی کریں گا اور خونریزی کرے گا؟ حالانکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا: میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔"

ڈاکٹر محمود احمد غازی لکھتے ہیں:

"رسول اکرم کے زمانے میں قرآن مجید بیشتر جھلیوں سے بنے کاغذ پر، کبھی کبھی باہر سے آئے ہوئے عمدہ نفیس کاغذ پر، اس کے علاوہ دوسری چیزوں پر پر لکھا جاتا تھا۔ کاغذ اگرچہ کمیاب تھا مگر نایاب نہیں تھا۔"[12]

کاغذ کی ایجاد سے پہلے کھجور کے پتوں، جانوروں کی کھالوں، ہڈیوں، مٹی کی تختیوں اور قرطاس وغیرہ کو تحریری ذرائع کے طور پر استعمال کیا جانے لگا۔ قطب الدین النجار لکھتے ہیں:

"ہزاروں سال قبل از اسلام سے دنیا میں کتاب کا وجود پایا جاتا ہے اور تاریخ بڑے بڑے کتب خانوں سے واقف ہے۔"[13]

مکاتب کی ضرورت واہمیت

کتب اور کتب کی اشاعت کا عمل سرانجام دینے والے اداروں کی اہمیت اور افادیت کو ہر مہذب قوموں نے ہر دور کی عوام نے تسلیم کیا ہے۔ کتب خانے ملک کی صنعتی، ثقافتی اور تعلیمی ترقی کی عکاسی کرتے ہیں۔ کسی قوم کی تعلیمی ترقی کا اندازہ لینا ہو تو اس قوم کے تعلیمی

اداروں کو دیکھا جائے گا اور تعلیمی ادارے اُس قوم کے کتب خانوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ کتب خانے جتنے مضبوط ہوں گے تعلیمی ادارے بھی اسی قدر تعلیم و تحقیق میں اپنی خدمات ادا کر سکے گے۔ کتب خانوں سے ہم ان عظیم ہستیوں سے رابطے قائم رہتے ہیں۔ جن کے اقوال زریں ہماری زندگیوں کی قیادت کرتے ہیں۔ کتب خانے صرف کاغذ کے مجموعوں کا مرقع نہیں بلکہ وہ عملی مصروفیات، تجربات اور عقل کا ایسا مجموعہ ہوتے ہیں۔ جن سے کوئی بھی فرد استفادہ حاصل کر کے اپنی خامیوں کو دور کر سکتا ہے۔ اللہ تعالی نے دنیا میں انسانوں کی بجا آوری کا مقصد رضائے الٰہی کا حصول قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"[14]

"اور البتہ تحقیق تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔"

بدقسمتی کے ساتھ ہمارے تعلیمی ادارے کو جدید سائنسی ایجادات سے مکمل طور پر واقف نہیں ہے۔ جن کی بدولت ہم ترقی یافتہ ممالک سے ترقی کے ہر شعبے میں پیچھے رہ چکے ہیں۔

کتابوں سے ہمارے دماغ اور ذہین کو تسکین میسر آتی ہیں۔ اچھی کتابیں ہماری رہنمائی و مدد میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس کے مطالعے سے ہم اپنی خامیوں سے بہرہ ور ہو کر ان کی اصلاح کی طرف توجہ کرتے ہیں۔

رسول اللہ نے فرمایا:

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سیکھائے۔"[15]

اگرچہ عظیم مفکر اور دانشور افلاطون، قائد اعظم، ارسطو جیسے نامور نام اور شخصیات ہمارے درمیان نہیں ہیں لیکن ان کے خیالات اور افکار ابھی بھی کتابوں کی صورت میں ہمارے درمیان زندہ وجاوید ہیں۔ کتابیں انسانی زندگی کو سہل اور قوت عمل کو بڑھاتی ہیں۔ ان کی بدولت انسان مہذب معاشرے کو جنم دیتے ہیں۔

کتابوں سے امیر، غریب، بچے، بوڑھے، جوان، ہر کوئی استفادہ حاصل کر سکتا ہے۔ کتابوں سے استفادہ صرف ایک جنس کا حق نہیں ہے بلکہ ہر کوئی ان سے یکساں طور پر فیض یاب ہو سکتا ہے۔

فلسفی ایمرسن Ralpho Waldo Emerson کا کہنا ہے:

"اچھی کتاب مثالی دوست اور سچا ساتھی ہے جو ہمیشہ سیدھے راستے پر چلنے کی صلاح دیتی ہے۔"[16]

تعلیم وہ زیور ہے جس کے بغیر ملک و قوم کی سالمیت خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ کیونکہ تعلیم کی کمی بدولت ناخواندگی جنم لیتی ہے۔ رشوت، چوری، قتل و غارت جیسے مسائل جنم لیتے ہیں۔ ناخواندگی کی بدولت افراد ملک کی ترقی میں وہ کردار ادا نہیں کر سکتے جو ایک پڑھا لکھا معاشرہ ادا کر سکتا ہے۔ جو قوم تعلیم کی اہمیت کو گردان لیتی ہے وہ ترقی کی منازل پر چڑھ جاتی ہے اور جو قومیں تعلیم کی اہمیت سے نا آشنا رہتی ہے وہ تعلیم حاصل کرنے سے محروم رہتی ہیں۔ تعلیم وہ زینہ ہے جس سے ہمارے اندر انقلابی روح پیدا ہوتی ہے۔ کتابیں مشکل اور آسان دونوں طرح کی ہوتی ہیں۔ اب یہ استفادہ حاصل کرنے والے پر منحصر ہے کہ وہ اچھی اور بری کتاب میں تمیز کر کے اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

دنیا میں بہت سے اشاعتی ادارے کتابوں کی نشر و اشاعت کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں۔ مگر ان میں سے زیادہ تر اداروں کے مقاصد اسلام کی سربلندی کی روک تھام ہیں۔ بہت کم ادارے ایسے ہیں جو اسلامی کتب کی نشر و اشاعت کر رہے ہیں۔ مغربی اشاعتی اداروں کا زیادہ تر اشاعتی مواد اسلام کو تنقید بنانے کے متعلق ہوتا ہے تاکہ اس کی بدولت مسلمانوں کی نئی نسل کی ذہنیت کو خراب کیا جائے اور ان میں مغربی تصورات و افکار کو اجاگر کیا جائے۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے یہود و نصاری گہری چالیں چل رہے ہیں تاکہ مسلمان نوجوان نسل میں سے حب وطنی کے جذبے کو ختم کیا جائے۔ اس سلسلے میں ڈنمارک میں اشاعتی ادارے گستاخانہ مواد کرتے رہتے ہیں۔

مسلم معاشروں میں دھوکہ دہی، فریبی اور عیاری جیسے طریقے استعمال کر رہے ہیں۔ باطل کی ملمع کاری اور شر کو عام کرنا ان کے مقاصد میں سے ہے۔ مستشرقین نے اسلام اور پیغمبر اسلام کے متعلق جو نازیبا کتب شائع کی ہیں۔ وہ ہمارے مسلم معاشرے کے لیے نہایت ہی خطرناک ہیں۔ کرم علی شاہ الازہری لکھتے ہیں:

"مستشرقین کی یہ کتابیں بہت خطرناک ثابت ہو سکتی ہیں"[١٧]

مستشرقین اپنے ان طرز عمل سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ اسلام دشمن نہیں علم کی قدر و منزلت کو پہچانتے ہیں۔ جبکہ وہ اپنے ان طریقوں کی بدولت سے مسلمانوں کی جڑوں کو کاٹ رہے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کی کتابوں اور ایجادات کو بہت زبانوں میں شائع کیا اور ان اشاعتی بنیادوں پر وہ اسے اپنا گردانتے ہیں۔ صلیبی مغرب نے مسلم افراد کے طرز عمل کو بالکل بدل کے رکھ دیا ہے اور خود اسلامی طرز عمل پر عمل پیرا ہو گئے ہیں۔

ڈاکٹر محمد اسد کے بقول:

"اس میں شبہ نہیں ہے کہ مسلمان بچوں کی مغربی طرز تربیت لازما اس نتیجے پر منتج ہو گی کہ وہ اسلامی اصولوں کی اساس پر استوار دینی تہذیب کے حامل افراد ہونے کے تصور کے بارے میں شک و تذبذب میں مبتلا ہو جائیں گے۔"[١٨]

مکاتب آئندہ آنے والی نسل نو کے لیے بھرپور جدوجہد کر رہے ہیں۔ تاکہ اس کی بدولت مسلم امہ کی صحیح تعلیم و تربیت کر کے انکو مغربی ہتھکنڈوں سے بچایا جا سکے۔ انہوں نے قرآن و حدیث کے علاوہ دوسرے موضوعات پر بھی ایسی کتب شائع کی ہیں کہ جن کے ذریعے سے معاشرے کی اصلاح ہو سکے۔ مکاتب سے ایسے جلیل القدر اسکالرز منسلک ہوتے ہیں جو مسلم اُمہ کی فلاح و بہبود کے لیے ہر وقت ہمہ تن رہتے ہیں اور دین اسلام کی بقاء و سلامتی میں اپنی خدمات کے ذریعے اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔ محمد عاشق الٰہی لکھتے ہیں:

"علم دین کی بقا علمائے دین اور متعلمین سے ہی ہے۔"[١٩]

کتب خانوں کی تقسیم

١. اسلامی کتب خانے
٢. مغربی کتب خانے
٣. ایشیائی کتب خانے

اسلامی کتب خانے

اسلام کے آنے سے پہلے عرب جہالت کے اندھیروں میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اسلام کے بعد آہستہ آہستہ یہ اندھیرے ختم ہونے لگے اور پھر لوگ بہت تیزی سے اسلام میں داخل ہونے لگے۔ اسلامی کتب خانوں کی تاریخ چار ہزار سال سے بھی پرانی ہے۔ کتب خانہ یا دار الکتب یا مکتبہ ایک ایسی جگہ یا مقام جہاں لوگوں کو پڑھنے کے لیے کتابیں مہیا کی جاتی ہے۔

حضور اکرام نے عرب کے گردونواح کے بادشاہوں کو اسلام کی دعوت کے خط لکھے اور خود بھی قرآن مجید کی آیات کو تحریری شکل میں محفوظ کرواتے رہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

"وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ"[20]

"بے شک آپ اخلاق کے بلند ترین مرتبے پر فائز ہیں۔"

ڈاکٹر محمود احمد غازی لکھتے ہیں:

"رسول اکرم کے زمانے میں قرآن مجید بیشتر جھلیوں سے بنے کاغذ پر، کبھی کبھی باہر سے آئے ہوئے عمدہ نفیس کاغذ پر، اس کے علاوہ دوسری چیزوں پر پر لکھا جاتا تھا۔ کاغذ اگرچہ کمیاب تھا مگر نایاب نہیں تھا۔"[21]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ"[22]

"اور ہم نے تیری طرف یہ نصیحت اتاری، تاکہ تو لوگوں کے لیے کھول کر بیان کردے جو کچھ ان کی طرف اتارا گیا ہے اور تاکہ وہ غور و فکر کریں۔"

معاشرے میں لائبریری اور قارئین کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ افراد کی تربیت اور ترقی میں لائبریری بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔ ان کی موجودگی کسی بھی قوم کے تہذیبی رجحانات اور ترجیحات کی عکاسی کرتی ہیں۔

مغربی کتب خانے

مغربی کتب خانوں کا تذکرہ بھی نہایت ضروری ہے۔ مغربی کتب نے بھی اشاعتی اعتبار سے بہت خدمات سرانجام دی ہیں۔ دنیا میں چار مشہور مغربی کتب خانے اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں:

۱. لائبریری آف کانگرس۔ واشنگٹن
۲. ببلوتھیک نیشنل لائبریری، پیرس فرانس
۳. برٹش میوزیم لائبریری، لندن
۴. لینن اسٹیٹ لائبریری، ماسکو

ایشیائی کتب خانے

ایشیائی کتب خانوں کی تاریخ میں چند مشہور کتب خانے مندرجہ ذیل ہیں:

۱. کتب خانہ آشور بنی پال

۲. کتب خانہ اسکندریہ

۳. کتب خانہ برگامم

۴. کتب خانہ بیت الحکمہ

۵. کتب خانہ بنو عباس

کتب خانہ آشور بنی پال

سب سے پہلا اور قدیم کتب خانہ آشور بنی پال جو کہ نینوا کے بادشاہ آشور بنی پال کے محل سے کھدائی کے بعد جو الواح بر آمد ہوئیں اور کی تحریروں یعنی مٹی کی تختیوں کو دھوپ میں رکھا جاتا اور پھر حفاظت کے لیے ان کو تندور پختہ کر لیا جاتا تھا۔ ان الواح پر باقاعدہ نمبر درج ہوتے تھے تاکہ ان کی بروقت شناخت کا کام سر انجام پایا جاسکے۔ احمد صمدانی لکھتے ہیں:

"اس میں جو کتابیں جمع کی گئ تھیں وہ پیپائرس کے رولوں پر لپٹی ہوئی تھیں جب کہ نینوا کے کتب خانہ میں کتا بیں مٹی کی تختیوں پر تحریر تھیں۔"[۲۳]

کتب خانہ اسکندریہ

کتب خانہ اسکندریہ ۳ صدی قبل مسیح میں قائم ہوا۔ یہ دنیا میں سب سے منظم کتب خانہ تصور کیا جاتا تھا۔ اس کتب خانہ کی بنیاد بطلیموسی فرمانروا سوتر اول نے اسکندریہ کے مقام پر رکھی۔ اصحاب علم و فضل دور دور سے اس علمی مرکز کی طرف پے در پے چلے آتے تھے۔ بطلموسی کے بارے میں کہا جاتا ہے:

"اسے کتب جمع کرنے کا بڑا شوق تھا اس نے اپنے دور کی عظمت کو قائم رکھنے کے لیے اس کتب خانے کی بنیاد رکھی۔"[۲۴]

کتب خانہ پرگامم

قدیم یونان کے کتب خانوں میں کتب خانہ پرگامم کو دوسرا اہم ترین کتب خانہ مانا جاتا ہے۔ جسے اتالوسی دوم نے قائم کیا تھا پرگامم کتب خانے میں مواد پیپرس رول پر مشتمل تھا اور یہ ذخیرہ تقریبا دو لاکھ کے قریب تھا۔ یونانی کتب خانوں میں کتابیں ادب، تاریخ، سائنس، ریاضی، فلسفہ، سیاسیات کے موضوعات پر زیادہ مواد مشتمل تھا۔ قدیم کتب خانوں کی اہم خصوصیات میں علم سے محبت اور حکمرانوں کی پسندید گی تھیں۔ احسن علی باجوہ لکھتے ہیں:

"اس کتب خانے میں تصنیف و تالیف کے لیے باقاعدہ عملہ موجود تھا۔ اس کتب خانے کا ذخیرہ دو لاکھ کتب سے زیادہ تھا۔ کیونکہ اٹونی نے قلوپطرہ کو اس کتب خانے سے جو کتب دیں ان کی تعداد دو لاکھ تھی۔"[۲۵]

پاکستان میں موجود مکاتب کا تعارف:

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار، لاہور

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار، لاہور ۱۹۴۱ء میں یہ ادارہ قائم ہوا۔ اس ادارے کے بانی عبد الخالق قدوسی تھے۔ اس مکتبہ کا نصب العین بالخصوص عربی کتب البدایہ والنھایۃ، ابجیہ العلام، التمہید وغیرہ جیسے علمی کتب کو شائع کرنا تھا۔

ارشاد باری تعالی ہے:

''اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ''[۲۶]

''ہم نے یہ قران عربی میں نازل کیا تاکہ تم لوگ سمجھو۔''

عبد الخالق قدوسی کے ہاں تمام مکاتب فکر کے لوگ آتے جاتے تھے۔ اب ان کا قائم کردہ ادارہ آپ کی شہادت کے بعد آپ کے بیٹے سنبھال رہے ہیں۔ اس ادارے سے شائع کردہ کتب کو ہر خاص و عام میں مقبولیت حاصل ہے۔

مکتبہ البشریٰ کراچی

مکتبہ البشریٰ کراچی میں نشر و اشاعت کی خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ اس ادارے کا زیادہ رجحان حنفی مسلک کی کتب شائع کرنے کی طرف ہے۔ خصوصا محمد رفیع عثمانی اور تقی عثمانی جیسے علما کی اصلاح معاشرہ کے لیے کی گئی کاوشوں کی جمع و تدوین کا کام مکتبہ البشری نے سر انجام دیا ہے۔ درس نظامی کی کتب کو نہایت ہی عمدگی کے ساتھ اس ادارے نے تدوین کیا۔ مکتبہ البشری اپنی محنت اور لگن کی بدولت سے نہایت ہی کم عرصے میں ملک کے نامور مکاتب میں اس کا شمار ہونے لگا۔ اس ادارے کا نصب العین اسلامی کتب کو عوام الناس میں عام کرنا ہے تاکہ اس کی بدولت اسلامی تعلیمات کو فروغ حاصل ہو سکے۔

العاصم اسلامک بکس لاہور

اسلامک بکس لاہور اشاعتی دنیا میں منفرد پہچان رکھنے والا ادارہ ہے۔ چند سال قبل امام القراء القاری المقری الشیخ محمد ادریس العاصم فاضل مدینہ یونیورسٹی نے اس ادارے کی بنیاد رکھی ہے۔ موجودہ وقت میں آپ کے بیٹے القاری المقری الشیخ ابو بکر العاصم اس ادارے کے بانی اور مدیر ہیں۔

الشیخ محمد ادریس العاصم فن قرات کے اساتذہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ اس ادارے کا زیادہ تر رجحان فن قرات کے علوم کو فروغ دینے کی طرف ہیں۔ اس ادارے نے عظیم سکالر عبد اللہ دانش کی علمی و تحقیقی کتب کو نئے انداز میں پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے شرح اربعین امام حسین شائع کی جو کہ امام حسین پر وارد ۴۰ احادیث کی تشریح ہے۔ اس ادارے کی مسلسل محنت اور جدوجہد کی بدولت صف اول کے اشاعتی اداروں میں ان کا شمار ہونے لگا ہے۔

المکتبہ السلفیہ لاہور

معروف عالم دین عطاءاللہ حنیف بھوجیانی کی عظیم کوشش کا نام المکتبہ السلفیہ لاہور ہے۔اس کا شمار لاہور کے قدیم ترین کتب خانوں میں ہوتا ہے۔آپ کی اہم ترین خدمات میں سے کتاب "پیارے رسول کی پیاری دعائیں" ہیں جو عالمی سطح پر مقبولیت کا سبب بنی۔اس کتاب کو دعاؤں کی مشہور ترین کتابوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ"[۲۷]

"جس نے رسول کی اطاعت کی پس اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

المکتبہ السلفیہ کی ایک یادگار عربی کتاب "التعلیقات السلفیہ" ہے۔جو سنن نسائی کی بہترین شرح میں شمار کی جاتی ہے۔اس کے علاوہ ان کی خدمات میں سے ایک اہم کتاب "الرحیق المختوم" جو صفی الرحمن مبارکپوری کی سیرت کے موضوع پر کتاب ہے جسے عالم اسلام میں بہت مقبولیت حاصل ہے۔موجودہ وقت میں اس کو عطاءاللہ حنیف بھوجیانی کے فرزند احمد شاکر چلارہے ہیں۔ان کی ایک ذاتی لائبریری بھی ہے جس سے متعدد علماء اور طلبا فیض حاصل کررہے ہیں۔

مکتبہ دارالسلام

مکتبہ دارالسلام کتب کی نشرو اشاعت کا بین الاقوامی ادارہ ہے۔مکتبہ دارالسلام ۱۹۸۶ء میں سعودی عرب کے شہر ریاض میں قائم ہوا۔یہ ادارہ عبدالمالک ماجد کی ان تھک محنت کا نتیجہ ہے۔مکتبہ دارالسلام سے تقریباً ۱۴۰۰ کے قریب کتب شائع ہوئی ہیں۔

مکتبہ دارالسلام کی اشاعت کا کام ۳۵ ممالک تک پھیل چکا ہے۔ان کی شاخیں لاہور، کراچی، اسلام آباد، فیصل آباد تک پھیلی ہوئی ہیں۔

عبدالماجد لکھتے ہیں:

> "Darulssalam-publishers is a beacon of providing Islamic knowledge"[28]

"دارالسلام اسلامی تعلیمات مہیا کرنے کا ایک روشن مینار ہے"

مکتبہ دارالعلم اسلام آباد

مکتبہ دارالعلم اسلام آباد بشیر احمد مرحوم کی ان تھک محنت اور دوستی کا ثبوت ہے۔انہیں عربی زبان و ادب سے بہت زیادہ لگاؤ تھا۔یہ لگاؤ آہستہ آہستہ عشق کی حد تک بڑھتا گیا۔ان کا خواب تھا کہ پاکستان کی عوام اپنے مذہب کی زبان کو سمجھے۔لہٰذا انہوں نے اس جذبہ کے ساتھ عربی زبان کے فروغ کے لیے انہوں نے اسلام آباد میں چند ادارے قائم کیے جن میں سے ایک نام مکتبہ دارالعلم اسلام آباد ہے۔

آپ نے قران پاک کو عام فہم انداز میں سمجھنے کے لیے بہت سی تصانیف ترتیب دیں۔آپ کی تصانیف میں سے زیادہ شہرت "اقراء" کو حاصل ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ"[29]

"بیشک ہم نے یہ ذکر نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"

اور یہ پاکستان کے مدارس میں شامل نصاب بھی ہے۔ پاکستانی مدارس میں عربی زبان کو شامل نصاب کروانے میں بشیر احمد مرحوم کی بہت زیادہ خدمات شامل ہیں۔ ان کا قائم کردہ ادارہ موجودہ وقت میں ان کے فرزندان دیکھ رہے ہیں اور عربی زبان کے فروغ کے لیے اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ"[30]

"بیشک اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں اور نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔"

کتاب سرائے

کتاب سرائے کے نام سے اردو بازار لاہور میں ایک شوروم کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اس ادارے کو جمال الدین افغانی چلا رہے ہیں۔ یہاں پر ملک کے تمام اشاعتی اور تحقیقی اداروں کی شائع کردہ کتب کو فراہم کیا جاتا ہے۔ یہاں سے شائع کردہ کتب اپنی نفاست اور عمدگی کی بنا پر ایک الگ ہی پہچان ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ"[31]

"بلاشبہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے آخرت میں نیک اعمال کا پورا پورا بدلہ عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے اور اسی طرح برے اعمال کی سزا کی وعید بھی سنائی ہے۔

"فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ"[32]

"جو شخص ایک ذرہ برابر نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا اور جو شخص ایک ذرہ برابر برائی کرے گا اسے دیکھ لے گا۔"

موجودہ صورت حال

آج کے موجودہ حالات میں کتب خانوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ تاکہ مغربی ممالک کی طرف سے ترسیل شدہ گستاخانہ مواد کو روکا جاسکے۔ پاکستان میں بھی مختلف شہروں میں کتب خانے کھولے جارہے ہیں۔ تاکہ مغربی ممالک کی طرف سے اسلام پر جو اعتراضات کیے جارہے ہیں۔ ان کی روک تھام کے لیے انتظام کیا جاسکے۔

مغربی دنیا میں نت نئے انکشافات ہو رہے ہیں اور ان پر کتب بھی شائع ہو رہی ہیں۔ دنیا بھر میں کتب کی اشاعت و ترویج پر بہت زیادہ کام ہو رہا ہے۔ لہٰذا اسلامی ممالک میں کتب خانوں کے رجحان کو بڑھانا وقت کی ضرورت ہے تاکہ اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کو روکا جا سکے اور اسلامی تعلیمات کو فروغ دیا جا سکے۔

قطب النجار لکھتے ہیں:

> "اسلامی کتب کی مانگ میں اضافہ کی کئی وجوہات ہیں۔ دور جدید کی مسلم نسل نو میں اسلامی بیداری کی لہر اور اسلامی فکر و ثقافت کے جاننے کا اشتیاق جمہوریت میں شعور و علم کا اضافہ، اسلامی معاشروں میں تعلیمی تناسب میں اضافہ ہے۔ عرب ممالک کے بڑے بڑے شہروں مثلاً قاہرہ، بیروت، دمشق، عمان، کویت اور ریاض وغیرہ میں اسلامی کتب کی طلب میں اضافہ کیا ہے۔ کیونکہ ان نشریاتی اداروں کی وجہ سے اسلامی اور عرب ممالک میں کتابوں کا حصول سہل ہو گیا"[۳۳]

خلاصہ بحث

اس عالم دنیا میں انسان ایک ایسی ہستی ہے۔ جس کی اصلاح سے معاشرے میں امن و سکون کی فضاء پیدا ہوتی ہے۔ قرآن و حدیث اسلامی تعلیمات کا مجموعہ ہے روزمرہ زندگی کے معاملات اسلامی قوانین و اصول کے مطابق ڈھالنے کے لیے ضروری ہے کہ تمام امت مسلمہ ان سے مکمل طور پر روشناس ہوں۔ مختلف مکاتب نے روزمرہ کے معاملات کے متعلق قرآن و حدیث میں جو علم پوشیدہ ہیں ان کو الگ الگ کتابچوں کی صورت میں شائع کیا ہے۔

معاشرے میں امن و استحکام کا قائم رہنا ایک صحت مند معاشرے کی ضمانت ہے۔ اسلامی تعلیمات پر عمل ایک خوشحال فضاء قائم کرتی ہے۔ مکاتب کی خدمات کی بدولت عوام الناس میں کتب کی اہمیت میں اضافہ ہوا۔ مکاتب نے لوگوں میں دینی و فکری پیدا کرنے میں بڑی محنت و جفاکشی کا مظاہرہ کیا اور اس کی بدولت معاشرتی برائیوں کا سدباب ہوا ہے۔

علم ایک لازوال نعمت ہے خواہ وہ دینی یا دنیاوی علوم سے متعلق ہو۔ مکاتب کے اعلی اقدار کی بدولت اعلیٰ کتب کا مجموعہ وجود میں آیا۔ مکاتب کی خدمات کی بدولت لوگوں میں دینی علوم کی امنگ پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اسلامی تعلیمات کو عام کرنے والوں کی خدمات کی بدولت انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

تجاویز و سفارشات

۱. طالبہ میں تعلیم کی اہمیت کو بڑھانے کرنے کے لیے سیمینارس کا انعقاد یقینی بنایا جائے۔
۲. اسلامی تعلیمات کے فروغ عام کے لیے لائبریوں کے قیام کو فروغ دیا جائے۔
۳. مکاتب کو اسلامی تعلیمات سے متعلق کتب کے ساتھ تاریخی، سائنسی اور جدید ایجادات پر مشتمل کتب کو شائع کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔
۴. اسلامی کتب تک عوام کی بہم رسائی کے لیے لائبریوں میں تمام کتب کی فراہمی کو بروئے کار لایا جائے۔
۵. تمام مکاتب صحیح اور مستند کتب کے اجراء کی تکمیل کے لیے اپنی خدمات سرانجام دیں۔

حواشی وحوالہ جات

[۱] القرآن الکریم، سورۃ العلق (۱)

[۲] پرنسپل لائبریرین، ڈاکٹر محمد حمید اللہ لائبریری، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

[۳] ڈپٹی ڈائریکٹر، شعبہ انتظامیہ ومالیات، پرنٹنگ پریس، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

[۴] صمدانی، رئیس احمد، ابتدائی لائبریری سائنس، رائل بک کمپنی، کراچی: ۱۹۸۲، ص ۳۷

[۵] اشرف علی، کتب خانے اور کتب خانوں کی تاریخ (اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، ۲۰۱۵ء) ۲۸۵

[۶] الازہری، محمد کرم شاہ، پیر، ضیاء النبی، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۱ء، ص ۱۶۵

[۷] القرآن الکریم، سورۃ العلق (۲)

[۸] القرآن الکریم، سورۃ القلم (۴)

[۹] القرآن الکریم، سورۃ القلم (۵)

[۱۰] القرآن الکریم، سورۃ البقرہ (۳۱)

[۱۱] القرآن الکریم، سورۃ البقرہ (۳۰)

[۱۲] غازی، محمود احمد، محاضرات قرآنی، الفصیل ناشران وتاجران کتب، لاہور: ۲۰۰۹ء، ص ۱۲۴

[۱۳] النجار، قطب الدین، اسلام اور ذرائع ابلاغ، ادارہ معارف اسلامی، لاہور: ۱۹۹۲، ص ۱۱۲

[۱۴] القرآن الکریم، سورۃ الاحزاب (۲۱)

[۱۵] محمد بن اسماعیل، بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ: ۵۰۲۸

[16] Dailypakistan .com.pk/ 01-jul-2016

[۱۷] الازہری، محمد کرم شاہ، پیر، ضیاء النبی، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۱ء، ص ۱۶۵

[۱۸] محمد اسد، الاسلام علی متفرق الطریق، مترجم: عمر فروخ طبع، ۱۹۷۷، ص ۶۷

[۱۹] بلند شہری، محمد عاشق الٰہی، مولانا، فضائل علم، مکتبہ البشری، کراچی، ۲۰۱۱، ص ۳۵

[۲۰] القلم (۴)

[۲۱] غازی، محمود احمد، محاضرات قرآنی، الفصیل ناشران وتاجران کتب، لاہور: ۲۰۰۹ء، ص ۱۲۴

[۲۲] القرآن الکریم، سورۃ النحل (۲۴)

[۲۳] النجار، قطب الدین، اسلام اور ذرائع ابلاغ، ادارہ معارف اسلامی، لاہور: ۱۹۹۲، ص ۱۱۲

[۲۴] باجوہ، احسن علی، لائبریری وانفارمیشن ٹیکنالوجی، اقراء پبلشرز، فیصل آباد: ۱۹۹۱ء، ص ۵۷

[۲۵] باجوہ، احسن علی، لائبریری وانفارمیشن ٹیکنالوجی، اقراء پبلشرز، فیصل آباد: ۱۹۹۱ء، ص ۵۷

[۲۶] یوسف (۲)

[۲۷] النساء (۸۰)

[28] www.amalikmujahid.com

[۲۹] القرآن الکریم، سورۃ الحجر (۹)

[۳۰] القران الکریم، سورۃ النحل (۱۲۸)

[۳۱] القران الکریم، سورۃ البروج (۱۲)

[۳۲] القران الکریم، سورۃ الزلزل (۸،۷)

[۳۳] النجار، قطب الدین، اسلام اور ذرائع ابلاغ، مترجم: ساجد الرحمن صدیقی، مکتبہ معارف اسلامی، لاہور، س ن، ص ٦٧